بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

وہ سجدہ روحِ زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں ممبر و محراب

اقبال

اہل اللہ کے خاص خاص

سجدے

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی۔ قادری مجددی
خطیب مسجد سنی بورہ کنگسوئے سکندر آباد

بہ تعاون عالی جناب حضرت خطیب آصف حسین صاحب
سابق سینئر آفیسر وزارۃ الاعلیٰ و ثقافہ (متحدہ عرب امارات) U.A.E

هدیه 3:00

اہل اللہ کے خاص خاص سجدے

نورِ محمدی کا	خاص سجدہ	ہمارے نبیؐ کا	عجیب سجدہ
فرشتوں کا	تعظیمی سجدہ	حضرت اویس قرنیؒ کا	دعائیہ سجدہ
ابلیس کا	امتحانی سجدہ	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا	ندامتی سجدہ
ہم سب کا	اقراری سجدہ	شہید کربلا کا	آخری سجدہ
حضرت داود علیہ السلام کا	خاص سجدہ	مولانا رومؒ۔ محبوب الٰہیؒ امام ربانیؒ۔ محمود غزنویؒ کے	خاص سجدے
حضرت سلیمان علیہ السلام کا	خاص سجدہ	خاتونِ جنت کا	خصوصی سجدہ
حضرت علی کرم اللہ	عرفانی سجدہ	شفاعتِ کبریٰ کیلئے	خاص سجدہ
حضرت امام جعفر الصادقؒ کا	دعا سجدہ	بی بی ام الخیر کا خصوصی	سجدہ

نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص سجدہ

حدیث قدسی

کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف به فخلقت : نور محمد ۔ ترجمہ : اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرما رہا ہے کہ میں چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کر دیا۔

تشریح حضرت الشیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے ہی نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمادیا پس نور محمدیؐ اپنے خالق کے آگے سجدہ ریز ہوگیا۔

نور محمدیؐ کی پہلی عبادت

پس نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی ادا یا پہلی عبادت سجدہ ہے اور یہ سجدہ کتنا طویل ہوا ہے اور کتنے قرنوں تک جاری رہا اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو جو سکھانا چاہا جو جو دینا چاہا اور آپ کو جو جو بنانا چاہا وہ سب کا سب حالت سجدہ میں ہی عنایت فرمادیا۔

لہٰذا سجدہ ہی وہ واحد اور اہم عبادت ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے کو دین و دنیا کی سرفرازیاں عطا فرماتا ہے ؎

کیا راز ہے نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ ؛ ملتا ہے خود خدا ذرا سجدے میں جا کے دیکھ

فرشتوں کا تعظیمی سجدہ

قرآن وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ

مطلب: جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں پس سارے فرشتے سجدہ ریز ہو گئے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔

سجدۂ تعظیمی

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام موجوداتِ عالم کا جسمانی اور روحانی مجموعہ بنا کر پیدا کیا اور بالخصوص حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رکھا۔ اسی لئے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں یہ بالکلیہ سجدۂ تعظیمی تھا۔ جو پہلی شریعتوں میں جائز تھا ؎

محمد مصطفےٰ محبوبِ داور سرورِ عالم
وہ جن کے دم سے مسجودِ ملائک بن گیا آدمؑ

سجدۂ تعظیمی شریعتِ محمدیؐ میں منسوخ ہو گیا۔

سجدہ کی مدت

جیسے ہی آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا سب سے پہلے ۴ بڑے فرشتوں نے سجدہ کیا اس کے بعد تمام فرشتے سجدہ کئے یہ سجدہ سجدۂ تعظیمی تھا جو جمعہ کے روز زوالِ آفتاب سے عصر کے وقت تک

کیا گیا (تفسیر نعیمی)۔ بعض مفسرین ۱۰۰ سال اور بعض ۵۰۰ سال تک سجدہ کرنا لکھا ہے جس وقت فرشتوں نے سجدہ کیا ہم سب حضرت آدمؑ کی پشت میں تھے لہٰذا ہم اپنی قدر کریں یعنی اللہ تعالیٰ کیلئے سجدۂ عبادت (نماز) بجالائیں۔

ابلیس کا امتحانی سجدہ

ابلیس ۶ کروڑ برس تک عبادت کرتا رہا جس کی وجہ فرشتوں کا اُستاد بنا دیا گیا۔ لیکن حکمِ الٰہی پر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدۂ تعظیمی نہ کیا جس کی وجہ دربارِ الٰہی سے دھتکار دیا گیا حقیقت میں یہ سجدۂ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو تھا جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی کی زینت بنا ہوا تھا ؎

ہوا ابلیس اسی کے سامنے جھکنے سے انکاری ؛ یہی تھا امتیاز آدمؑ کا جس سے جل گیا ناری

بندے کو بندہ نواز (اللہ تعالیٰ) جس طرف جھکنے کا حکم دے جھک جانا چاہیئے تھا لیکن گھمنڈ اور حسد کی بنیاد پر حکم الٰہی کی تعمیل نہ کیا جس کی وجہ امتحان میں بُری طرح ناکام ہو گیا ؎

گیا شیطان مارا' ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدوں میں سر مارا تو کیا مارا

عرفانی بات

کسی عارف نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ ابلیس صرف عالم تھا' عارف نہیں تھا اسی لئے صرف آدم علیہ السلام کو دیکھا لیکن آدم علیہ السلام کی پیشانی میں کیا چیز چھپی ہوئی تھی نہ دیکھ سکا۔

نیک مشورہ

ہم بھی صرف مزار شریف کی ظاہری کیفیت کو دیکھ کر واپس نہ ہونا بلکہ یہہ معلوم کرنا کہ صاحبِ مزار کون ہیں؟ اور اُن کی کیا تعلیمات ہیں؟ معلوم کرکے پوری عقیدت و محبت سے زیارتِ مزار کرنا چاہیئے۔

ہم سب کا اقراری سجدہ

قرآن اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ (اعراف-۱۷۲)

ترجمہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سب بولے، کیوں نہیں ہم گواہ ہوے۔

روزِ میثاق میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے تمام ذریت (اولاد) کو نکالا اور اُن کو ۴ صفوں میں کھڑا کروادیا پھر ارشاد فرمایا۔

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

اسکے جواب میں ساری ذریت (اولاد) نے کہا بے شک تو ہمارا رب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے رب ہونیکا اقرار کرتے ہوئے جن لوگوں نے دو سجدے کئے، اللہ تعالیٰ اُن سے بہت خوش ہوا اور ان سب کو ایمان۔ عرفان اور احسان کی نعمتوں سے سرفراز فرمادیا۔

مفسرینِ لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے صرف زبانی اقرار کیا اور سجدہ، نہیں کئے وہ غیر مسلم ہیں۔ لھٰذا دنیا میں بھی ہم سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ کلمہ توحید کا اقرار اور تصدیق کرتے ہوئے عملی طور پر بھی پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کرتے ہوئے ایمان والے ہونیکا ثبوت

دیتے رہیں تاکہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے ؎

جو روزِ ازل پیمان کئے دنیا میں وہ پیماں بھول گئے
جو کام مسلمانوں کے تھے وہ کام مسلمان بھول گئے

حضرت داؤد علیہ السلام کا خاص سجدہ

قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام سے ایک وقت کچھ بھول ہوگئی۔ اس بھول کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ یاد دلادیا۔ جیسے ہی آپ کو وہ بھول یاد آگئی آپ فوراً تائب ہو کر سجدے میں گر گئے پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آگیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کو معاف فرمادیا اور معاف کرنے کے بعد اُن کی تعریف میں فرما رہا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَالِكَ وَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ

سورہ ص ۲۵ (نعیمی)

رجوع لایا تو ہم نے اُسے معاف فرمادیا بے شک اُس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندے سے بے حد خوش ہوتا ہے نہ صرف توبہ سے خطا معاف فرماتا ہے بلکہ خوش ہو کر بڑا اعزاز بھی عطا فرماتا ہے۔ اور بالخصوص سجدے (نماز) کے ذریعہ توبہ کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے ؎

مساجد جن کے اندر ذکر حق کثرت سے ہوتا ہے جہاں انسان اگر معصیت کے داغ دھوتا ہے

حضرت سلیمٰن علیہ السلام کا خاص سجدہ

روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک روز کسی کام کو انجام دینے کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ کہنا بھول گئے پس اس بھول پر اللہ تعالیٰ نے آپ سے حکومت چھین لی اور ایک ظالم جن آپ کی صورت بنا کر حکومت کرنے لگا اور حضرت سلیمٰن علیہ السلام پریشان ہو کر عام آدمی کی طرح بھٹکتے ہوئے در در گھر گھر پھرنے لگے تقریباً ۴۰ سال گذر گئے اور جب آپ کی پریشانی اور حیرانی انتہا کو پہنچ چکی تو آپ گڑگڑاتے ہوئے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لیکر توبہ کرتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ جیسے ہی وسیلہ لیکر آپ نے توبہ کی ۱۰۔ محرم جمعہ کے روز آپ کی توبہ قبول ہوگئی اور آپ کی کھوئی ہوئی حکومت پھر سے آپ کو مل گئی۔

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

وَرَدَّ سُلَیْمَانَ مُلْکَہٗ رَدًّا جَمِیْلًا ○

مل نہیں سکتا خدا اُن کا وسیلہ چھوڑ کر
کیسے چڑھ سکتے ہو چھت پر چھت کا زینہ چھوڑ کر

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
دنیا میں آتے ہی سجدہ

۱۲ ربیع الاول شریف دوشنبہ کے دن فجر کے عین سہانے وقت مکہ شریف میں اپنی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے جیسے ہی تولد ہوئے یکدم سجدے کی حالت میں ہو گئے اور آپ کی زبان ہلنے لگی۔ تو آپ کی والدہ ماجدہ کان قریب کر دیئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ آپ پیدا ہوتے ہی سجدے کی حالت میں ہو گئے۔ اور زبان سے صاف صاف سنائی دے رہا تھا کہ رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ

مطلب : اے اللہ ! میری امت کو بخش دے۔

ایمانی بھائیو ! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو سجدے کی اہمیت اور افادیت بتلانے کیلئے اس دنیا میں آتے ہی سجدہ فرمادیئے۔ سجدہ ہی وہ اہم ترین عبادت ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ سے قریب تر کر دیتی ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے

نماز دین کا ستون ہے — نماز مومن کا نور ہے

نماز افضل جہاد ہے — نماز جنت کی کنجی ہے

نماز مومنین کی معراج ہے

الصلوٰۃ ! الصلوٰۃ !! الصلوٰۃ !!!

وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ (بخاری)

بخاری شریف کی روایت ہے جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرماتے وقت آپؐ نے باآواز بلند تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

نماز ! نماز !! نماز !!! اور ماتحین کے حقوق کی حفاظت کرو

پس اسکے بعد آپؐ کی زبان مبارک سے اس دنیا میں کوئی بات نہ نکلی۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو سجدہ (نماز) کی اہمیت بتلانے اور جتلانے کیلئے اس دنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی غیر معمولی اہمیت سے باآواز بلند نماز کی تاکید فرما چکے ہیں۔

پس ہم تمام لوگوں کو چاہیئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہم وصیت اہم تاکید اور اہم فرمان (نماز) کی پوری پوری تعمیل کرتے رہیں ؎

یہہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے ملت کی زندگی کا پیام — اقبالؔ

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا

عرفانِ سجدہ

حضرت بی بی فاطمہ بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں سر مبارک رکھکر آرام فرمارہے تھے کہ یکایک وحی کا نزول شروع ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آج کی نمازِ عصر ادا نہ فرمائی تھی۔ پس اسی حالت میں سورج غروب ہوگیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نمازِ عصر قضا ہونیکی وجہ سے مغموم ہوگئے اور آنکھوں سے آنسو بھی نکل پڑے۔ یہہ دیکھکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! کیوں مغموم ہو۔ تو آپ نے عرض کیا یارسول اللہ! میری نمازِ عصر قضا ہوگئی۔ یہہ سنتے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے۔

اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے لہٰذا سورج کو پلٹا دے تاکہ علی رضؓ نمازِ عصر ادا کرسکیں۔

واللہ! سورج پلٹ کر آگیا ایک گھنٹے تک رہا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہایت اطمینان سے اُٹھے اور نہایت اطمینان سے نماز عصر ادا فرمادیئے۔ اسکے بعد سورج پھر سے غروب ہوگیا۔

حوالہ ابن مندہ۔ ابن شاہین۔ طبرانی۔ مدارج النبوۃ ج۲ ص ۴۲۶، ۴۳۰ قصائص ج۲۔ اردو وغیرہ۔

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ رحمۃ کا دعائیہ سجدہ

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد میرا جُبّہ اور عمامہ اویس قرنی رضؓ کو پہنچا دینا اور خواہش کرنا کہ وہ میری امت کی مغفرت کیلئے دعا کریں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے صاحبزادوں کے ساتھ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں پہنچے اور حسبِ الحکم جُبّہ عمامہ شریف پیش کر دیئے۔

جُبّہ مبارک اور عمامہ لیکر آپؒ قریبی غار میں پہنچے اور گڑگڑاتے ہوئے اُمت محمدیہ کی مغفرت کیلئے سجدے میں دعا کرتے لگے۔ آپؓ کے درد انگیز طریقے پر دعا کرنیکی وجہ حضرات حسنین رضؓ بے چین ہو کر فرمانے لگے۔

اویس! رونا بند کرو! تمہارے رونے سے ہمارے دل دھل رہے ہیں پس حضرت حسنین رضؓ کی خواہش پر آپؓ سجدے سے اُٹھ گئے۔ اور عرض کیا۔ اے محبوبانِ رسول اللہ! اگر تم نہ آتے تو میں اُس وقت سجدے سے سر نہ اُٹھاتا جب تک کہ ساری اُمت محمدیہ بخشی نہ جاتی۔ میری دعا سے **الحمدللہ** کہ بنی کلب کے بکروں کے بالوں کے برابر امتی بخش دیئے گئے۔ بہر حال یہاں بھی سجدہ کی عظمت آشکارہ ہو رہی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ندامتی سجدہ

روایت ہے کہ ایک روز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ فجر قضا ہو گئی جس کی وجہ آپ دن بھر روتے ہوئے کئی نوافل ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہہ ادا پسند آئی اور انکے اعمال نامہ میں دس نمازوں کا ثواب لکھ دیا۔

شیطان نے یہ دیکھ لیا اور سخت پریشان ہو گیا پھر کسی روز آپ فجر کے وقت سونے لگے تو شیطان آیا اور آپؓ کو اٹھانے لگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شیطان کو پہچان لئے اور پوچھا کہ تیرا کام تو فجر کے وقت تھپک تھپک کر سلانا اور غافل کرنا ہے اس کے بجائے تو مجھے جگا رہا ہے کیا بات ہے یہہ سنکر شیطان نے کہا حضرت! اس سے پہلے سلا دیا تھا تو آپ دن بھر نمازیں ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے دس نمازوں کا ثواب کما لیا۔ اس لئے آج اٹھا رہا ہوں کہ اُٹھیے اور ایک ہی نماز ادا کر کے ایک ہی نماز کا ثواب لکھا لیجیے۔ ورنہ آپ پھر دس نمازوں کا ثواب کما لیں گے۔

حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کا دعائیہ سجدہ

حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مانگا کرتے تھے۔ ایک روز آپؓ نے غار میں بیٹھکر ۲ رکعت صلوٰۃ الحاجات ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اے اللہ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ مجھے کچھ کھانے کیلئے عنایت فرما اور کپڑے بھی عنایت کردے۔ لہٰذا آپؓ کی دعا قبول ہوکر غیب سے دو انگور کی ٹوکریاں اور چادریں نازل ہوئیں آپ انگور کی ٹوکریاں اور چادریں لیکر غار سے نکل رہے تھے کہ غار کے منہ پر ایک شخص آپؓ کو پہلے ہی سے دیکھ رہا تھا۔ یکدم آپؓ کے قدم بوس ہوا اور عرض کیا حضور! ایک انگور کی ٹوکری اور ایک چادر مجھے بھی عنایت فرمایئے آپؓ نے اُس سے فرمایا تجھ کو کیوں دوں؟ اُس نے عرض کیا کہ حضور! جس وقت آپ دعا فرما رہے تھے میں بھی پیچھے سے آمین آمین کہہ رہا تھا۔ اس لئے اس میں میرا بھی حصہ ہے۔ حضرت امام جعفر الصادق نے مسکرایا اور اُس کو ایک انگور کی ٹوکری ایک چادر عطا فرما کر تاکید فرمائی کہ تو بھی جب کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو نماز کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے مانگ لینا۔

؎ جاگ اُٹھ سجدہ تو کر ادا کر دعائیں مانگ لے
بات تیری کونسی اللہ نے مانی نہیں (اقبالؔ)

شہید کربلا رضی اللہ عنہ کا آخری سجدہ

۱۰ محرم سالہ ھ جمعہ کے دن ۳ دن ۳ رات کے بھوکے پیاسے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پر جب میدان کربلا میں قاتلانہ حملہ کیا گیا تو آپؓ نڈھال ہو کر زمین پر آگئے۔ سنان جھپٹ کر آگے بڑھا سینہ پر سوار ہو کر حلق پر خنجر چلانے لگا لیکن حلق کٹتا ہی نہ تھا۔ حیران ہو کر پوچھتا ہے یا حسینؑ! یہ کیا بات ہے کہ میرے تیز خنجر سے گلہ کیوں نہیں کٹتا؟ آپؓ نے ارشاد فرمایا۔ سنان! جہاں سے تو میرا گلہ کاٹنا چاہتا ہے وہاں میرے نانا جانؐ بوسے دیا کرتے تھے۔ بوسہ گاہ رسول اللہ پر دنیا کی کوئی چھری نہیں چل سکتی اگر مجھ کو کاٹنا ہی ہے تو مجھے اُلٹ دے پیچھے سے کاٹ لے۔ لہٰذا آپؓ کو اُلٹ گیا تو آپؓ یکدم سجدے کی حالت میں ہو گئے اور زباں پر سجدے کی تسبیح جاری تھی اور سر تن سے جدا ہو گیا ؎

میدانِ کربلا میں جو سجدہ ادا کئے
دکھلا دیا حسین نے عظمت نماز کی

○

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سایہ میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سایہ میں

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا آخری دم سجدہ

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے عقیدے اور عمل سے یہہ صاف صاف ظاہر تھا کہ اہل بیت اطہار سے محبت بھی جزوے ایمان ہے۔ اور حکومتِ وقت اہل بیت کی سخت دشمن تھی اس لئے آپؓ کو قید کر کے طرح طرح سے تکلیف دی جانے لگی بالآخر آپ کو کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا لیکن آپؓ نے اپنی خداداد بصیرت سے پہچان کر کھانے سے انکار کر دیا۔ لیکن جیل کا داروغہ آپؓ کو کھانے پر اصرار کرنے لگا تو آپؓ نے فرمایا اسمیں زہر ہے اس لئے نہیں کھاؤں گا۔

داروغہ نے کہا آپؓ ہمکو بدنام کر رہے ہیں اُسمیں زہر نہیں ہے یہ سنتے ہی آپؓ نے فرمایا اگر زہر نہیں ہے تو، تو کھالے۔ پس داروغہ لاجواب ہو کر بڑبڑاتا ہوا چلا گیا اور خلیفۂ وقت کو کہدیا۔

بالآخر آپ کو پانی میں خطرناک زہر ملا کر پہلوانوں کے ذریعہ بالجبر پلا دیا گیا۔ آپؓ نے دیکھ لیا کہ شہادت یقینی ہے لہذا آپؓ سجدہ ریز ہو گئے اور اسی حال میں اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ راجعون ○

اللہ اکبر! مسلمانوں کے سب سے بڑے امام زبان حال سے فرما رہے ہیں ؎

مر کر بھی ہو نہ چوک خدا کے نیاز میں
اُٹھے زمین سے لاش تو اُٹھے نماز میں

محمود غزنوی کا دعائیہ سجدہ

سلطان محمود غزنوی نے جب سومناتھ کے قلعہ پر ۱۲ حملے کرکے بھی فتح نہ کرسکا تو مجبور ہوکر حضرت ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کی درخواست کی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی چادر عطا کرکے فرمایا کہ جا' دو رکعت نماز ادا کرکے اللہ تعالیٰ سے مانگ لے جو مانگنا چاہتا ہے۔

محمود غزنوی نماز ادا کرکے دعا کیا اور خدمت میں حاضر ہوا تو آپؒ نے فرمایا محمود کیا مانگا' عرض کیا حضور! سومناتھ پر فتح کی دعا کیا ہوں۔

یہہ سنتے ہی آپؒ نے فرمایا ارے محمود! سب سے بڑے دربار میں جاکر صرف اتنا ہی مانگا۔ اے کاش! آج تو اگر سارے ہندوستان پر فتح مانگتا تو بھی مل جاتی

جاگ اُٹھ سجدہ تو کر روکر دعائیں مانگ لے
بات تیری کونسی اللہ نے مانی نہیں اقبالؔ

ایمانی بھائیو! آپ نے دیکھ لیا کہ بزرگان دین رحمتہ اللہ علیہم اجمعین نے بھی نمازوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی تربیت فرمارہے ہیں۔

لہٰذا ہم آپ سب کو نماز کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ جو نہایت ہی رحمٰن و رحیم ہے سے مانگنا چاہیئے۔

بی بی ام الخیر رحمۃ اللہ علیہا کا دعائیہ سجدہ

ابو محمد میران محی الدین سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی ام الخیر امۃ الجبار حضرت بی بی فاطمہ ثانی رحمۃ اللہ علیہا کا واقعہ مشہور ہے کہ جب کبھی قصبہ گیلان میں بارش نہ ہوتی تو سارے اہل گیلان آپؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے کہ امی جان ! بارش کیلئے دعا فرمایئے لہذا آپؒ تازہ وضو فرماتیں اور دو رکعت صلوٰۃ الحاجات ادا کر کے دیر تک درود و سلام میں مشغول ہو جاتیں اور آنگن کو جھاڑو دیکر روتے ہوئے دعا شروع کر دیتیں کہ اے اللہ ! بندی کا کام جھاڑو دینا ہے۔ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے صدقے وطفیل میں رحمت کا چھڑکاؤ فرمادے۔ پس جیسے ہی آپؒ گڑگڑا کر دعا فرماتیں رحمت الٰہی کو جوش آجاتا اور بارش شروع ہو جاتی۔ ساری قحط سالی خوشحالی میں تبدیل ہو جاتی۔

ایمانی بھائیو اور بہنو ! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا ضرور سنتا ہے بشرطیکہ درود وسلام بھیج کر مانگیں۔ وسیلہ لیکر مانگیں اور رو رو کر مانگیں

جاگ اُٹھ سجدہ تو کر رو کر دعائیں مانگ لے
بات تیری کونسی اللہ نے مانی نہیں

(اقبالؔ)

ہر پیغمبر کے پاس جا کر دربارِ الٰہی میں سفارش کرنے کی درخواست کریں گے لیکن ہر نبی اور رسول شفاعت کرنے سے انکار کردیں گے بالآخر اہلِ محشر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور آپ شفاعت کے لئے آگے بڑھیں گے اور عرش اعلیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے سجدہ ریز ہوجائینگے اور سجدے میں ایسی حمد وثنا بیان فرمائیں گے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آجائیگا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اے میرے حبیب! سجدے سے سر اٹھالو اور شفاعت کرو آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے۔ اے اللہ! سارے اہل محشر سخت پریشانی میں ہیں لہذا حساب کتاب شروع فرما۔ لہذا حساب وکتاب کا آغاز ہوگا۔ اسی لئے عاشقِ رسول اللہ نے پکارا ہے ؎

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
سرِ محشر تمہاری شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے۔ امام احمد رضا

خاتونِ جنت کا خصوصی سجدہ

روایت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں موجود تھے اور انتہائی بے چین وبے قرار

شہر کوفہ کا مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ جب ایک بدمعاش ڈاکو نے ایک نمازی قلی کو دھوکہ دیکر پہاڑی کے دامن میں لایا تاکہ اس کو ختم کر کے اُس کا سارا مال و متاع ہڑپ کر لے۔ جیسے ہی قلی پر خنجر اُٹھا دیا نمازی قلی نے کہا اچھا مجھے کم از کم ٢ رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دے۔ ڈاکو نے کہا جلدی پڑھ لے۔

نمازی قلی نماز کے لئے ہاتھ باندھ لیا۔ پس غیب سے ایک گھوڑا سوار ہتھیار لگائے ہوئے نمودار ہوا اور ڈاکو کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اور پہاڑ کی طرف جانے لگا نمازی قلی نے جلدی سے نماز پوری کر کے گھوڑے سوار کے پاس پہنچا اور عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا رکھے آپ نے مجھکو بہت بڑے ظالم ڈاکو سے نجات دلائی۔ فرمایئے! آپ کون ہیں؟ گھوڑے سوار نے کہا میں غیبی فرشتہ ہوں ہوں تو نے نماز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پکارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیج دیا۔ جا اب تو آزاد ہے تجھکو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ یہ کہتے ہوئے وہ غیبی فرشتہ غیب ہو گیا۔

جاگ اُٹھ سجدہ تو کر رو کر دعائیں مانگ لے
بات تیری کونسی اللہ نے مانی نہیں — اقبال

بحوالہ: نزھتہ المجالس

محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے تاریخی سجدے

غیاث الدین تغلق کا حشر

غیاث الدین تغلق بڑا متکبر بادشاہ تھا وہ چاہتا تھا کہ تمام اللہ والے بھی اس کی چاپلوسی کریں۔ حضرت نظام الدین اولیا محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ علیہ بادشاہ کے دربار میں حاضر نہ ہوتے تھے تو بادشاہ نے آپ کو دلّی سے نکل جانے کا حکم دیدیا۔ بنگال کی جنگ سے واپس آتے ہوئے پوچھنے لگا کہ کیا وہ فقیر صاحب دلّی سے نکل گئے۔ لوگوں نے کہا ابھی نہیں نکلے۔ یہ سنتے ہی کہنے لگا کہ میں خود فقیر صاحب کو قتل کردوں گا۔ یہ کیفیت حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کو دی گئی تو آپ نے فرمایا "ہنوز دِلّی دور است" یعنی ابھی دلی دور ہے۔ شہنشاہ بنگال فتح کرکے آرہا تھا دلی سے ۳ میل دور شاندار استقبال کیلئے ہاتھیوں کے ذریعہ گل پوشی کا اہتمام ہوا۔ عین گلپوشی کے وقت ہاتھی بدک گئے اور بادشاہ اُن کے پیروں میں روندا گیا یا خود شہنشاہ کے بھتیجے نے شہنشاہ کو قتل کردیا۔ بہرحال اللہ والوں سے ٹکرانے والے کا بہت بُرا حشر ہوا

روایت ہے کہ جس وقت شہنشاہ کا استقبال ہورہا تھا اُسی وقت حضرت محبوبِ الٰہی صلوٰۃ الحاجات میں مصروف تھے۔

اِدھر اللہ تعالیٰ کو پکارا گیا اُدھر دشمنِ ولی اللہ' بادشاہ مارا گیا۔

محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ سے ٹکر

حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ نے کئی بادشاہوں کے دور دیکھے تھے اپنی عمر کے آخری حصے میں باہر نکلنا ترک کر دیئے تھے۔ تغلق خاندان کا ایک اور بادشاہ چاہتا تھا کہ آپؒ شاہی دربار میں حاضر ہوا کریں لیکن آپؒ نے انکار فرمادیا۔ آپ کو مجبور کرنے کیلیے بادشاہ نے "نوچندی کا سلام" کے نام سے ایک نئی بدعتی رسم کا رواج دیا۔ یعنی ہر نئے چاند کے دن تمام شہر دلی والے شاہی سلام کے لئے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا کریں۔ لیکن پھر بھی آپؒ تشریف نہ لیگئے بادشاہ آگ بگولہ ہوکر کہنے لگا کہ آئندہ چاند کو نہ آئیں گے تو آپؒ کو ہاتھی کے پیر کو باندھ کر گھسیٹتے ہوئے دربار میں لایا جائے گا۔ آپؒ پھر بھی تشریف نہ لیگئے۔ بلکہ صلواۃ الحاجات میں مصروف ہوگئے۔ ادھر صلوٰۃ الحاجات کے بعد اللہ تعالیٰ کو پکارا ادھر خود شہنشاہ کا پہرہ دار حسن خان نے شہنشاہ کا سر قلم کرکے دلی کی روڈ پر پھینک دیا اور بادشاہ کے سر کو دہلی کے آوارہ کتے رات بھر اور دن چڑھے تک دلی کے گلی کوچوں میں لئے لئے پھر رہے تھے یہ حال دیکھ کر دلی کے سارے لوگ ملامت کرتے ہوئے کہنے لگے کہ

چھیڑ اچھی نہیں اللہ کے دیوانوں سے
مفت میں جنگ ہے بے چارے مسلمانوں سے

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے انقلابی سجدے

مغلِ آعظم کو سزاء

ہندوستان کا شہنشاہ جلال الدین اکبر حکومت کے حواری موادیوں کے بہکانے سے ایک نیادینِ الٰہی نکال کر سورج پرستش وغیرہ کے احکامات جاری کر کے بھرپور شیطانیت کرنے لگا۔

حکومت کے چاپلوس لوگ شہنشاہ کے ہاں میں ہاں ملا رہے تھے لیکن صرف ایک عالمِ دین حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ دینِ الٰہی کی بھرپور مخالفت شروع فرما دیئے۔

شہنشاہِ اکبر نے آپؒ کو مرعوب کرنے کیلئے ایک بہت بڑا دربار منعقد کر کے آپؒ کو طلب کیا اور بادشاہ کو تعظیمی سجدہ کرنے کیلئے دھمکانے لگا۔ لیکن آپؒ نے بھرے دربار میں نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے رب العلمین کے آگے سجدے میں گر گئے اور عرض کیا۔

اے احکم الحاکمین! یہ سر تیرے آگے جھک چکا ہے۔ اس کو کسی غیر کے آگے جھکا کر ذلیل نہ فرمانا۔ جیسے ہی اللہ والے نے اللہ تعالیٰ کو پکارا شاہی دربار میں زبردست آندھی آ گئی۔ اور خود شاہی ڈیرے کی میخ اُکھڑ کر شہنشاہ کی کمر پر اس زور سے پڑی کہ وہ تخت سے نیچے گر کر تڑپنے لگا اور چند ہی دنوں میں مر گیا۔ ع : چھیڑ اچھی نہیں اللہ کے دیوانوں سے

شہنشاہ جہانگیر کو وارننگ

شہنشاہ اکبر کے بعد شہنشاہ نورالدین جہانگیر تخت نشین ہوا۔ جہانگیر کے درباری بھی خوب خوب بہکا کر حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو قید میں ڈلوا دیئے۔ جیسے ہی آپ قید میں پہنچے قید خانہ کے تمام قیدی آپ کے گرویدہ ہو کر تائب ہو گئے۔

آپ کے قدم مبارک اور تبلیغ سے سارا جیل خانہ خانقاہ اور مسجد بن گیا۔ یہ بھی حضرت امام ربانیؒ کے حاسدوں سے دیکھا نہ گیا لہذا آپؒ کو تنہا کمرے میں قید کروایا گیا۔ جیسے ہی آپؒ کو تنہا بند کیا گیا آپؒ نے دو رکعت صلوٰۃ الحاجات ادا کر کے اللہ تعالیٰ کو پکارا۔ ادھر دعا ہوئی ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہانگیر کی بیٹی کے خواب میں جلوہ گر ہو کر بڑے ہی جلال سے فرمایا۔ اے جہانگیر کی بیٹی! تیرے باپ سے کہدے کہ میرے دوست کو فوراً رہا کردے ورنہ تیرے باپ کا تخت و تاج برباد ہو جائے گا۔

جیسے ہی جہانگیر نے اپنی بیٹی کا خواب سنا فوراً حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو باعزت رہا کر دیا۔

کیا راز ہے نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ
ملتا ہے خود خدا ذرا سجدے میں جا کے دیکھ

ایک معصوم بچے کا حیرت انگیز سجدہ

کہا جاتا ہے کہ ایک ظالم راجہ نے ایک شہر کو فتح کیا اور بیچ شہر میں بہت بڑا برچھا نصب کرکے لوگوں کو اس برچھے پر چڑھا رہا تھا اور خود گھوڑے پر سوار ہوکر برچھے کے قریب گھوم رہا تھا۔

قطار میں ایک معصوم ۱۰ سالہ بچہ بھی تھا جب بچے کو برچھے پر چڑھانے کی باری آئی تو بچے نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لیکر گڑگڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو پکارا۔ ائے اللہ! تیرے حبیبؐ کا واسطہ ہمکو بچالے!!! یہہ کہتے ہوئے سجدہ میں گر گیا۔ جیسے ہی بچہ سجدے میں گرا راجہ کا گھوڑا ایسا بری طرح اُچھلا کہ یکدم راجہ گھوڑے سے اُچھل کر خود برچھے پر چڑھ گیا اور آن کی آن میں مرکر ڈھیر ہوگیا۔

جاگ اُٹھ سجدہ تو کر روکر دعائیں مانگ لے
بات تیری کونسی اللہ نے مانی نہیں (اقبالؔ)

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات
اقبالؔ

محمد علی کلے کا دنگل میں ولولہ انگیز سجدہ

دور حاضر کا مشہور و معروف عالمی باکسر محمد علی کلے پہلے عیسائی تھا جب اس کا عالمی چیمپین سے مقابلہ ہوا تو اسنے اپنے باطل عیسائی عقیدے کے مطابق ۳ خداؤں کے نام سے ۳ راونڈ لیا لیکن ہر بار بری طرح پسپا ہوتا رہا۔ بالآخر دنگل میں ہی آسمان کی طرف دیکھتا ہوا پکارنے لگا کہ اے! محمد کے خدا اب میں تیرے نام سے راونڈ لیتا ہوں یہہ کہا اور اپنے حریف پر ٹوٹ پڑا۔ اور ایک ہی راونڈ میں حریف کو چوپٹ کرکے کامیاب ہوگیا۔ جیسے ہی محمد علی کلے کی جیت کا اعلان ہوا محمد علی کلے نے باآواز بلند کلمہ توحید پڑھتا ہوا مسلمان ہوگیا اور تکبیر کہتا ہوا سجدہ شکر بجا لایا۔

لاکھوں حاضرین اور خود حکومت حیران اور دنگ تھی کہ یہہ کیا ہوگیا لیکن مسلمان خوش ہوکر کہنے لگے کہ یہ اسلام کا زندہ معجزہ ہے

الحمد للہ کہ آج بھی محمد علی کلے اسلام کی تبلیغ میں مصروف تھے اور امریکہ جیسے ملک میں جس ہوٹل میں جاتا ہے ہوٹل کے مالک محمد علی کی خاطر اپنی ہوٹل سے تمام کام کرنے والی عورتوں اور شراب کو ہٹا دیا جاکر محمد علی کلے کا استقبال کرتے ہیں ؂

اُٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے ؛ مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

قبر میں امتحانی سجدہ

میّت کو رات دن کے کسی بھی وقت میں دفن کیا جائے منکر نکیر کے آنے کے وقت مردے کو قبر میں عصر کی نماز کا آخری وقت نظر آتا ہے۔ اگر میت نماز کی پابند ہو تو قبر میں عصر کی ادائیگی کیلئے بے چین ہو جاتا ہے۔
اپنے بندے کا عصر کی نماز کی ادائیگی کیلئے بے چین ہونا اللہ تعالیٰ کو بے حد پسند آتا ہے اور محبت سے فرماتا ہے کہ میرے بندے! یہاں پانی نہیں ملتا تیمم کر پس نمازی مردہ تیمم کر کے نماز کی ادائیگی میں مشغول ہو جاتا ہے اسی اثنا میں منکر نکیر آجاتے ہیں۔ اور نماز ادا کرنے تک بیٹھ جاتے ہیں اور نماز ختم کرتے ہی محبت والفت سے سوالات کرتے ہیں اور نمازی کی غیب سے مدد کی جاتی ہے وہ صحیح جوابات دیدیتا ہے اور اُس کی قبر میں جنت کی کھڑکی کھل جاتی ہے۔ اور صاحبِ قبر آرام سے سوجاتا ہے اور قیامت میں ہی اُٹھایا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف ہے۔ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُسْ۔

شفاعت کیلئے سجدہ

قیامت کی ہولناکیوں سے سارے اہل محشر انتہائی حیران و پریشان ہو کر

ہر پیغمبر کے پاس جاکر دربار الٰہی میں سفارش کرنے کی درخواست کریں گے لیکن ہر نبی اور رسول شفاعت کرنے سے انکار کردیں گے بالآخر اہلِ محشر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور آپ شفاعت کے لئے آگے بڑھیں گے اور عرش اعلیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے سجدہ ریز ہوجائینگے اور سجدے میں ایسی حمد وثنا بیان فرمائیں گے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آجائیگا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

اے میرے حبیب! سجدے سے سر اٹھالو اور شفاعت کرو آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عرض کریں گے۔ اے اللہ! سارے اہل محشر سخت پریشانی میں ہیں لہذا حساب کتاب شروع فرما۔ لہذا حساب وکتاب کا آغاز ہوگا۔ اسی لئے عاشقِ رسول اللہ نے پکارا ہے ؎

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
سرِ محشر تمہاری شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے۔ امام احمد رضا

خاتونِ جنت کا خصوصی سجدہ

روایت ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدانِ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں موجود تھے اور انتہائی بے چین وبے قرار

ہوکر آنسو بہا رہے تھے (مشکوٰۃ۔ ج۔۲۔ترمذی۔ ۵۸۵۷)

اور بعض لوگوں سے یہہ بھی روایت کی گئی ہے کہ خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی پہنچ چکی تھیں اور بے چینی و بے قراری کے عالم میں آنسو بہاتے ہوئے شہدائے کربلا کے خون آلود کپڑے محفوظ فرما رہی تھیں۔ یہہ دیکھکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹی فاطمہ! یہہ خون بھرے کپڑے لیکر کیا کریں گی۔ خاتون جنت نے جواب میں عرض کیا۔

ابّا! میدان قیامت میں عرش اعلٰی کے سامنے رکھکر رب العلمین کے آگے سجدے میں گر جاؤں گی اور عرض کروں گی۔

اے اللہ! میرے حسین اور اُسکے بچوں کے خون کا بدلہ چاہتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے محبوب کی بیٹی! بول کیا بدلہ چاہتی ہے۔

تو گڑگڑاتے ہوئے عرض کروں گی۔

اے اللہ! میرے ابا کی امت کو بخش دے!

قیامت میں اہل محشر کا سجدہ

قیامت کے میدان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل محشر کو سجدے کے لیے بلایا جائیگا۔ جب لوگ آجائیں گے تو اللہ تعالیٰ ساق تجلی (ایک خاص قسم کی تجلی) فرمائیگا۔ اور اس تجلی کے ساتھ ہی تمام مومن مرد و عورت سجدے میں

گرجائیں گے۔ اس خصوصی سجدہ کرنیوالوں کو سجدہ کی حالت میں کس قدر سکون اطمینان اور لذت نصیب ہوگی اس کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے

لیکن!

اللہ تعالیٰ کی ساق تجلی کے آگے بعض لوگوں کی کمریں اکڑ کر تختہ کے مانند ہوجائیں گی جس کی وجہ وہ لوگ سجدہ نہیں کرسکیں گے اس محرومی پر تمام اہل محشر کے سامنے ندامت اور شرم سے ان کی آنکھیں جھک جائینگی یہ اس لئے ہوگا کہ یہ لوگ دنیا میں لوگوں کو دکھانے کیلئے سجدہ (نماز) ادا کرتے تھے یا بلا عذرِ شرعی نمازیں ادا نہ کرتے تھے۔

(بحوالہ بیہقی۔ در منثور۔ مشکوٰۃ۔ ج۔ ۲۔ ۵۲۷۹ بخاری۔ مسلم)

حشر میں رسوائی سے بچنے کے لئے اخلاص کے ساتھ نمازیں ادا کرو۔

میدانِ قیامت میں حساب کتاب ہونے کے بعد بھی پلصراط پر سے گذرنا پڑتا ہے۔ پلصراط پر چھ مقامات پر جھڑتی لیجاتی ہے پہلے مقام پر ایمان کی جھڑتی ہوگی۔ دوسرے مقام پر نمازوں کی جھڑتی لیجائے گی۔ نمازیں پوری نکل آئیں تو صحیح سلامت آگے بڑھ سکیں گے ورنہ وہیں سے جہنم میں گرادیا جائے گا

جہاں سزا بھگتنے کے بعد پھر جنت میں داخلہ ملیگا۔ فرض نمازوں میں اگر کچھ کمی رہ جائے تو سنت و نوافل سے اُس کی تکمیل ہوگی۔ بہرحال نماز کا بڑی باریکی سے حساب لیا جائے گا جیسا کہ کہا گیا ہے۔

ے روز محشر کہ جاں گداز بود ؎ اولین پرسشِ نماز بود

تیسرے مقام پر روزہ، چوتھے مقام پر زکوٰۃ اور پانچویں مقام پر حج اور چھٹے مقام پر حقوق العباد کی جھڑتی ہوگی۔ اس کے بعد جنت کے دروازے پر پہنچیں گے۔

جنت میں قرب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی سجدہ ضروری ہے

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہتے ہیں کہ میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رات گذارتا تھا۔ تہجد کے وقت وضو کا پانی، سواک مصلیٰ وغیرہ رکھتا تھا ایک مرتبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری خدمت سے خوش ہوکر فرمایا۔ مانگ کیا مانگتا ہے۔ ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت (قرب) چاہتا ہوں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور کچھ کہ بس یہی چیز

مطلوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا میری مدد کیجیو سجدوں کی کثرت سے (ابوداؤد) ایمانی بھائیو! عاشقانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کتنی عظیم خوشخبری ہے کہ جنت میں معیتِ رسول اللہ نصیب ہونیکا نسخہ مل گیا۔ بس ہم سب کو چاہیئے کہ نمازوں کا اہتمام کریں تاکہ جنت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب نصیب ہو جائے۔ چونکہ آپؐ کے دیدار کے بغیر جنت بھی سونی سونی ہوگی۔